قرآن كالمحميه ولايكمشك إلا المكطة وون والإدابغيروضوبر واتعان لكانين ارشادبارى تعالى ب قادًا قَرَأْتَ الْقُرْانَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطِنِ الرَّجِيْمِ، المِدَا تَلوت شروع كرنے سے پہلے أَعُوْذُ بِاللّهِ مِنَ الشَّكِيْطُنِ الرَّحِبِيْمِ صَرور لِيُرهِكُينَ . مستحب یہ بہیکة لاوت تشروع کرنے سے پہلے اعوز باللہ اوربہم اللہ کے بعدالحد شریف (سورَهُ فاتحہ بھی ٹریھیں. م سيجح احادبيث ميں آياہے كہ چوتخص قرآن كريم خوش اوازى سے پذر سے وہم میں سے نہیں راہذا ہرحروث كو صاف صاف ادا کرکے پڑھیں کوشش کریں کراتی ج ۔ ز ۔ ط اورض ، وغیرہ کی بھی ادائگی اور اسکے أيس فرق كے ساتھ بڑھ سكيں۔ يونكه يدكلام الني ب المبذااس كا إدب واحترام بهي اس كے حق كے مطابق كري . ہر چیز کے محیط قوق ہوتے ہیں ۔ قرآن کریم کا تی پہسے کہ انسان زیادہ سے زیادہ اس کی تلاوت کرے، لہٰذاحضرات صحابہ کرام کی اتباغ کرتے ہوئے ہم بھی بیندمنٹ ہی سہی تلاوت کے لئے ہرروزخاص کرکیں ۔ یا درہے کہ ہی جندمنٹ ہمیں کام آئیں گے ۔ تصنور ملی الله علیه وسلم کا ارشا دہبے کہ الله نعالیٰ کو پیمل نہا بیت محبوب ہے کہ کلام اللہ شریفی ختم ہونے پرِفُورًا دوسرانشروع کر دیاچائے ،اوراس دوسرے کوھٹے اُکٹٹفلے کُون یک پڑھیں ۔ لْبِذِ البِرْتِمَ كَ بَعِدِ شُرُوعَ بِهِي فُورًا كُرِدِي بَهِرِ صِهَا قَ اللَّهُ الْعَظِيبِ بِرِّهِ مُرْضَمَ قرآن كي دعار رقيقين ." حصنورسرکار دوعالم صلی اللّهٰعلیه تولم کاارشا دہے کہ ہزختم کے بعد دعاً بین قبول ہوتی ہیں ۔ (اتقان) کہنے احصنور صِلَّىٰ لِتُهْلِيهِ وَلِم بِرِدِرُ وَخِصِيحِنِهِ كَهِ بِعِدائِيْ حَاجَتُول كِيساتُق فَأَم مَوْمَنِين ومُؤمنات كيصلاح وفلاح كيليه بي دعاركري ـ اگرکسی خاص مرحوم کوایصال تواب کرنا ہو تو کہیں ، اے اللہ ہم نے ہو تا وت کی ہے اس میں جوعلطی ہوتی ہو السيمعاف كردك اورانس لاوت كا تواب أقائب نامد ارتضرت مخمصطفی صلی الاعلیه وسلم اوران كی الل واولا دکو پہنچار صحابہ کرام کواور کل امت محدریہ یُومنین ومُومنات کو بالخصوص (جن کوجیجنا ہوان کا نالمیں) کو تواب ملے ،اور دعا رکے آخرمیں جن جن لوگوں نے جن جن طریقوں سے اس کی اشاعت میں حصیر لیاہیے ان کے تق میں دعار فرمانیں کہ اللہ تعالی سب کی غلطیوں کوتا ہیوں کومحض اپنے فضل و کرم سے معاون فرمائے اورسب کی خدمات کوقبول فرماکراسے تام لوگوں کیلئے نجات کا ذریعے بنائے ۔ لامین)